



## سوال

میں نے آخری دنوں میں ایک مقالہ جسے جرمنی کے مقالہ نگاروں نے قرآن کریم کی صحت کے متعلق لکھا گیا ہے پڑھا ہے، اس میں جو کچھ کہا گیا اس میں سے کچھ کا ماہنامہ انٹلائٹنک کے ایک مضمون قرآن کیا ہے کے عنوان میں مناقشہ کیا گیا ہے جس کا مضمون نگار ٹوپی لیسٹر ہے اور یہ مضمون اس میگزین کے جنوری 1999 کے عدد میں نشر ہوا ہے۔ اس مضمون کا لب لباب قرآن کا ایک قدیم نسخہ جو کہ یمن کی ایک مسجد سے حاصل ہوا ہے جس کے اعتبار سے موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے اور اس قدیم قرآن کی کتابت میں سے کچھ عبارات کو مٹا کر اس کے اوپر کچھ لکھا گیا ہے۔ تو یہ مقالہ نگار مسلمانوں میں شک و شبہ پیدا کرنے کی کوشش کر رہا اور یہ ثابت کرنا چاہ رہا ہے کہ قرآن کریم بھی ایسی کلام ہے جس میں تغیر تبدیل ہو سکتا ہے۔ میں ایک غیر مسلم عورت ہوں لیکن مجھے یہ علم ہے کہ مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید کی اسی طرح قدر و منزلت ہے جس طرح کہ عیسائیت میں مسیح علیہ السلام کی ہے۔ تو اسے کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ اس کوشش کا کس طرح جواب دیں اور رد کریں گے کہ قرآن کریم میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں،؟ اور آپ کے پاس کوئی اور بھی رد ہے جو کہ قرآن مجید کے صدق پر دلالت کرے؟

## جواب

الحمد للہ

1- ہمارے ہاتھوں میں قرآن کریم کے جو متداول نسخے ہیں اس کی صحت میں ہمارے ہاں کوئی ایک دو دلیلیں نہیں بلکہ وہ بہت سارے دلائل سے ثابت ہے جن پر مطلع ہونے والا شخص اس بات کا قطعی یقین کر لیتا ہے کہ یہ قرآن مجید آج بھی اسی طرح موجود ہے جس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا تھا۔

2- نسلوں کے بعد نسلیں آتی رہیں اور اس قرآن کریم کی تلاوت کرتی اور اسے آپس میں ایک دوسرے کو پڑھاتی رہیں، اور لوگ اسے حفظ کرتے اور لکھتے رہے ان سے ایک بھی حرف نہ چھپا اور نہ ہی اس میں کسی ایک حرف کی حرکت کی بھی تغیر و تحریف کر سکا، اور پھر اس کا لکھنا تو حفاظت کے وسائل میں سے ایک وسیلہ تھا، اور اصل بات تو یہ ہے کہ قرآن مجید تو ان کے وسینوں میں محفوظ تھا۔

3- اور یہ بھی ہے کہ ہم تک صرف قرآن کریم ہی نقل نہیں ہوا کہ اس میں تحریف کا دعویٰ کیا جاسکے، بلکہ ہم تک تو قرآن کریم کی آیات کی تفسیر اور اس کے کلمات کے معانی، اور اسباب نزول تک بھی نقل کئے گئے ہیں، اور اس کے ساتھ ساتھ کلمات کے اعراب اور اس کے احکامات کی شرح بھی نقل کی گئی ہے۔

تو اب یہ بتائیں کہ اس طرح کی حفاظت اور نگہبانی کے ہوتے ہوئے اس کتاب میں کیسے تحریف و تغیر ہو سکتی اور کیا کوئی ایک حرف بھی بدلا جاسکتا اور یا اس میں کوئی کلمہ زیادہ کیا جاسکتا اور یا پھر اس میں سے کوئی آیت ساقط ہو سکتی ہے؟

4- اور ان غیبی اور مستقبل کی اشیاء کا قرآن کریم میں بیان بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لئے نازل فرمایا تاکہ یہ بیان ہو سکے کہ یہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کر دے، اور اگر انسان کوئی کتاب لکھنا چاہیں تو وہ کسی حادثہ کی تصویر کھینچنے یا کوئی موقف نقل کرنے میں تو بہتر طور پر کامیاب ہو سکتے ہیں، لیکن یہ کہ وہ کسی غیبی امور میں بات کریں تو سوائے کذب بیانی اور اندازہ و اٹکل کے کچھ نہیں کریں گے۔

لیکن قرآن مجید نے یہ بتایا کہ فارسیوں کے مقابلہ میں رومیوں کو شکست ہوگی، حالانکہ اس وقت ان لوگوں کے پاس ایسے وسائل نہیں تھے جو کہ اس قوم کو خبر کو نقل کریں، اور پھر انہیں آیات میں یہ بھی بتایا گیا کہ رومی کچھ ہی مدت میں فارسیوں پر غالب ہوں گے، (تو پھر حقیقتاً ہوا بھی ایسے ہی) اگر ایسا نہ ہوتا تو کفار کے لئے قرآن مجید میں طعن کا سب سے بڑا باعث ہوتا۔



5- اور اگر آپ اللہ تعالیٰ کی کتاب عظیم میں سے ایک آیت لے کر امریکہ یا پھر ایشیا میں یا پھر افریقہ کے کھنے جنگلوں میں یا اسے عرب کے صحراؤں میں جہاں بھی کچھ مسلمان بستے ہوں لے جائیں تو یہی آیت ان سب کے سے سینوں میں بالکل اسی طرح محفوظ پائیں گے اور اس میں کوئی ایک حرف بھی بدلا ہوا نہیں ہوگا۔

تو اب اس غیر معروف اور مجھول نسخہ کی کیا قدر قیمت رہ جاتی ہے جو کہ یمن سے ملاجے ہم نے دیکھا بھی نہیں، ممکن ہے کہ اس دور میں کسی سر پھرے نے کوئی آیت یا کلمہ میں تحریف کر دی ہو؟

اور کیا اس طرح کی کلام بحث و نظر کے مقابلہ میں ٹھہر سکتی ہے؟ اور خاص ان لوگوں کے سامنے جو کہ بحث و انصاف اور عدل کا دعویٰ کرتے ہیں؟

اور اگر ہم ان لوگوں کے معروف مؤلفین کی کتب موثوقہ میں سے کسی ایک کو لیں جس کے پوری دنیا میں بہت سے نسخے ایک ہی طرح کے پائے جاتے ہوں، پھر اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ کسی ملک میں ایسا نسخہ پایا جاتا ہے جس میں ان دوسرے نسخوں سے کچھ زیادتی و نقصان ہے تو کیا یہ اس کا اعتراف اور اعتبار کریں گے؟  
جوان کا جواب ہوگا ہمارا بھی وہی جواب ہے۔

6- اور مسلمانوں کے ہاں خطی نسخے اس شکل سے ثابت نہیں ہوتے، بلکہ ہمارے پاس تو ایسے قواعد و ضوابط ہیں جن سے خطی نسخے کا ثبوت کیا جاتا ہے، وہ قواعد سماع اور قرأت ہیں جن پر سننے اور سنانے والے کا نام اور دستخط ثابت ہوتے ہیں۔

اور ہمارے خیال میں اس طرح کی کوئی چیز (یعنی سننے اور سنانے والے کا نام اور دستخط) اس نسخہ میں جو کہ یمن وغیرہ سے ملا ہے نہیں ہے۔

7- آخر میں ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ وہ حقیقی اور واقعی قصہ ذکر کرتے جائیں جو کہ دور عباسیہ میں وقوع پذیر ہوا جبکہ ایک یہودی نے چاہا کہ وہ ان کتابوں کے صدق کا پتہ چلائے جن کے بننے والے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں، اور وہ کتابیں یہودیوں کی تورات عیسائیوں کے ہاں انجیل اور مسلمانوں کے ہاں قرآن مجید ہے۔

اس یہودی نے تورات کا ایک نسخہ لیا اور اس میں کچھ کمی و زیادتی کر کے یہودی کاتب سے کہا کہ وہ اس کے کچھ نسخے تیار کر دے، تو کاتب نے یہ نسخے تیار کر دئے۔

یہودی کہتا ہے کہ: کچھ ہی عرصے میں میرے نسخے یہودی عبادت خانوں میں اور ان کے بڑے بڑے علماء کے درمیان چل نکلے۔

پھر اس نے انجیل کا نسخہ لیا اور اس میں بھی اسی طرح کمی و زیادتی کی اور عیسائی کاتب سے نسخے تیار کرنے کو کہا، اور کاتب نے وہ نسخے تیار کر دئے، یہودی کا کہنا ہے کہ کچھ ہی عرصہ میں یہ نسخے ان گرجوں میں پڑھے جانے لگے اور عیسائی علماء کے ہاتھوں میں متداول ہو گئے۔

پھر اس نے قرآن مجید لیا اور اس میں بھی تورات و انجیل کی طرح کمی و زیادتی کرنے کے بعد مسلمان کاتب کو دیا کہ اس کے نسخے تیار کرے، اور جب وہ ان نسخوں کو لینے کے لئے گیا تو اس کاتب نے وہ نسخہ اس کے منہ پر دے مارا اور اسے بتایا کہ یہ مسلمانوں کا قرآن نہیں ہے!

تو اس یہودی کو اس تجربہ سے اس بات کا علم ہوا کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی حق اور سچی کتاب ہے اور اس کے علاوہ باقی سب کچھ ایسا ہے جو انسان و بشر کی ملاوٹ خالی نہیں ہے۔

اور اگر مسلمانوں کا ایک عام کاتب اس نسخہ کی تحریف کو جان لیتا ہے تو کیا یہ ممکن ہے کہ یہ مسلمان علماء کرام میں چل سکے؟

اور اگر سوال کرنے والی اس تجربہ کو وقت حاضر میں دہرانا چاہتی ہے تو اسے بھی اس یہودی جو کہ اس کے تجربہ کے بعد مسلمان ہو گیا تھا کی طرح ان تینوں کتب میں کچھ کمی و زیادتی ہی کر کے اس تجربے کا نتیجہ دیکھنا ہوگا۔

اور پھر آپ سے یہ نہیں کہیں گے کہ آپ قرآن مجید کا یہ نسخہ کسی مسلمان کاتب کے پاس لے جائیں، بلکہ ہم تو یہ کہیں گے کہ آپ اسے مسلمانوں کے بچوں کے سامنے پیش کریں



تاکہ وہ آپ کو اس کی غلطیاں نکال کر دیں!

اور بعض اسلامی ممالک میں کچھ ایسے مصاحف طبع کئے گئے جن میں اختفاء تھیں اور ان کو نکلنے والے بڑوں سے قبل بچے ہی تھے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی ہدایت دینے والا ہے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔